منفت دھرم پرچارک کا ماہ مارچ

سنہ ۱۹۵۱ء کا ۱۴ واں پشپ

شری گنیش آئینہ

# شودرشن

جے گنپت تربھون پتی جے جے آدگنیش
جے پربھو بھے بکل مل ہرن منگل کرن ہمیش!

---

بھوانی شنکر و بندے شردھا وشواس روپنو —
یامیاں ونا نہ پشینتی سدّھا سوانتا ستھا کیش ورم

( ارتھات )

میں شردھا اور وشواس کے روپ بھوانی اور شنکر کی بندناں کرتا ہوں کہ جن کے بنا سدّھ لوگ اپنے ہردے میں ستھت ایشور کو نہیں دیکھ سکتے۔

آہا۔ آج تو یہاں عجیب بہار ہے جنگل میں کھلی گلزار ہے۔ دلچسپ لیل و نہار ہے۔ ہر طرف جے جے کار ہے ؛ جہاں خشکی تھی ہریالی ہے۔ آج کوئل بھی متوالی ہے۔ جو جھومتی ڈالی ڈالی ہے۔ یہ کس کی شان نرالی ہے ؛ واہ مندر کا خوب نظارہ ہے بجلی کا عجب چمکارہ ہے۔ بھگتوں کا جے جے کارہ ہے۔ یہ کس کا کھیل نیارہ ہے ؛ نر ناری منگل گاتے ہیں۔ مندر میں پھول چڑھاتے ہیں۔ شوجی کی جے مناتے ہیں اور مکھ سے یوں فرماتے ہیں

شو شنکر ہم پر دیا کرو ۔ ہم دینوں کے تم کشٹ ہرو
تم داتا ہو بھنڈاری ہو ہم نردھن کے بھنڈار بھرو

پُتر :- پتاجی۔ پرنام۔

پتا :- جیتے رہو بیٹا۔ کہو آج دیر سے کیوں آئے؟

پتُر :- پتاجی۔ آج میں سیر سے واپس آتے جب ایک مندر کے قریب پہنچا۔ تو میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ وہاں ہزاروں نر ناریوں کی بھیڑ تھی بالکوں کا شمار نہ تھا۔ جا بجا کیرتن اور اُپدیش ہو رہے تھے۔ بھجن منڈلیاں گا رہی تھیں۔ اور شوجی کا مندر جگمگا رہا تھا۔ لوگ مندر میں ماتھا ٹیکنے کے لیئے پُرہجوم تھے۔ مَیں نے بھی شوجی کی مورتی کو پرنام تو کر دیا۔ پرنتو کسی سے پوچھنے کی جرأت نہ کی۔ کہ آج کیا ہے۔ اس بھے سے کہ لوگ مجھے شرمندہ نہ کریں کہ ایک ہندو بالک اتنا بھی نہیں جانتا کہ آج کیا ہے۔

پتا :- بیٹا آج شوراتری ہے۔ یہ شوجی مہاراج کو سب سے زیادہ پیاری ہے۔ جو ہر سال پھاگن شُدی چودش کو آتی ہے۔ اِسلئے اس دِن لوگ پُورن شردھا اور بھگتی سے شوجی کی ارادھنا کر منو کامنائیں پاتے ہیں

پُتر :- پتاجی! شوراتری کیا ہے۔ کب اور کیسے چلی؟

پتا :- بیٹا۔ ست یُگ میں ایک دِن کیلاش پربت پر بیٹھے شوجی مہاراج سے جگت ماتا شری پاربتی جی نے پُوچھا تھا کہ ہے پربھو۔ کلجگ دشٹوں اور پاپیوں کا خزانہ ہوگا۔ لوگ تھوڑی عُمر پانے سے کوئی شبھ کرم نہ کر سکیں گے۔ دیالو۔ کیا اُن کی سدگتی کے لیئے کوئی بھی آسان طریقہ مل سکتا ہے؟ تب شوجی بولے۔ ہاں۔ پھاگن مہینے کے کرشن پکش کی چودش کو جو نر ناری برت دھارن کر شردھا بھگتی سے ساری [illegible] کی پراپتی

کرے گا۔ پرنتو دیوی۔ کلجگ باسیوں کے لیئے یہ بھی کٹھن پرتیت ہوگا چنانچہ اُسی دِن سے اس راتری کا نام شِو راتری ہُوا۔ جس کے لفظی معنی سُکھ اور آنند پردان کرنے والی راتری ہے۔

پُتر:۔ اچھا پتاجی۔ شِو پاربتی کون تھے۔ اُن کے پتا کا کیا نام تھا؟

پتا:۔ بیٹا۔ شِوجی منش نہیں ہیں۔ جنکا کوئی پتا ہو۔ بلکہ یہ تو پار برہم پرماتما کا ایک ساکار سروپ ہیں۔ شِو شبد کے معنی ہی کلیان کرنے والا۔ سروپ ہے۔ شروع سرشٹی میں جب پار برہم پرماتما نے "ایکو اہم بہو سیام" کی کلپنا کر جگت رچنا کا وچار کیا تو اُسی برہم نے اپنے ہی تین روپ بنائے۔ برہما روپ سے جگت کی رچنا۔ وشنو روپ سے جگت کا پالن اور شِو رُوپ سے پھر جگت کو اپنے میں ہی لین کر لینے کا سارا کام صرف اپنے پاس ہی رکھا۔ مطلب یہ کہ برہما۔ وشنو اور شِو۔ یہ تینوں رُوپ اُسی برہم کے ہی ہیں۔ جنکی تائید میں شاستر بھی یوں گوہر افشاں ہیں کہ "ایکا مورتیہ تری دیوا۔ برہما وشنو مہیشورا۔" یعنی برہما وشنو اور شِو یہ ایک ہی مورتی ہیں۔ اور ماتا پاربتی شِوجی مہاراج کی اردھانگنی ہیں۔ جو بھی برہم کی شکتی کا ہی اوتار ہیں۔

پُتر:۔ پتاجی۔ کیا آپ کوئی وید شاستر کا ایسا پرمان دِکھا سکتے ہیں کہ جس سے یہ سِدھ ہو کہ شِوجی مہاراج ایشور کا ہی ساکار سرُوپ ہیں۔

پتا:۔ کیوں نہیں۔ دیکھیئے یہ ہے یجروید ہے اس کا سولھواں ادھیائے سارے کا سارا ہی شِوجی کی ہی مہما میں بھرا پڑا ہے۔ جہاں جابجا۔ شِو رُدر۔ مہادیو۔ تری نیتر۔ مہیشور۔ پشوپتی آدی انیک نام شِوجی مہاراج کے ہی لکھے ہیں جیسے

یجر وید ادھیائے ۱۶ منتر ۲۸ - نیلا ہے گلا جس کا ایسے شو کے لئے نمسکار ہو ... منتر ۱۸ - ہزار ہے آنکھ جس کی ایسے شو کو نمسکار نمسکار ہو - منتر ۴۱ - شانتی کے اُپن کرنے والے شنکر کو نمسکار ہو - منتر ۴۵ - سب پرانیوں کے مالک رُدر شو کو نمسکار ہو - تین نیتروں والے شو کو نمسکار ہو - وغیرہ وغیرہ -

اتھروید :- ۱۰ - ۱۰ - ۱۹ ہمارے کشٹوں کا شمبھو پتی ہے -

رودر ہردیہ اُپنشد :- سب دیوتاؤں کا سروپ شو ہے - جو شو سے دویش کرتا ہے وہ وشنو سے دویش کرتا ہے

مانڈوکیہ اُپنشد :- شو جی سنسار کے مالک ہیں -

ایشان سنگھتا :- شو راتری کا برت مہا پاپوں کے ناش کرنے والا ہے - نیز چانڈالوں تک کو مکتی دینے والا ہے -

منوسمرتی (۱۷۶-۱) انسان کو نت برتی اشنان کرکے وشنو اور شو کی مورتی دوارا پوجا کرنی چاہیئے - اسی طرح اگر کہو تو شو پوران لنگ پوران - مہابھارت - سکندھ پوران - تلسی کرت رامائن آدی تمام دھرم گرنتھوں سے کئی اور پرمان بھی دکھائے جا سکتے ہیں - جو شو جی مہاراج کو پورن روپ سے ایشور ہی مان کر ان کی پوجا کی آگیا دیتے ہیں

پتر :- بس بس پتا جی - اب اور شاستر دیکھنے کی ضرورت نہیں - واقعی ہر ایک گرنتھ شو مہما سے بھرا پڑا ہے - اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ انادی کال میں شو جی کے سوائے اور کسی کی پوجا نہ ہوتی ہو گی ؟

پتا :- ہاں بیٹا - شو جی انادی دیو ہیں - جن کے ہمسر شری وشنو جی اور برہما جی ہیں - پر تو برہما جی کی شاپ کی وجہ سے پوجا کی ممانعت ہے لیکن وشنو

بھگوان کی پوجا کا بھی عام رواج ہے۔ مگر سارے سنسار میں شوجی کے پوجن کا سب سے زیادہ پرچار ہے۔ بھارت ورش کا تو کوئی بدنصیب گاؤں ایسا نہ ہوگا جہاں شوالا موجود نہ ہو۔ پرنتو سارے سنسار کے دیشوں میں شوجی کی مورتی شولنگ کے پوجن کا تو عام رواج تھا۔ کیونکہ پراچین کال میں سارا جگت ہندو ہی تھا۔ جو بعد میں کئی حالتوں میں تبدیل ہوکر نانا پرکار کے مت متانتروں میں تبدیل ہو گیا۔

پُتر :- تو کیا ہمارے پاس کوئی ایسا ثبوت بھی ہے جو ہم دعویٰ سے کہہ سکیں کہ دوسرے دیشوں میں بھی شو بھگتی کا رواج تھا۔

پتا :- کیوں نہیں؟ ابھی چند برسوں کا ہی ذکر ہے کہ بنارس کے ایک ودوان بابو شو پرشاد جی نے پرتھوی کے سارے دیشوں کی یاترا کی تھی اور جو واقعات و حالات اُنہوں نے دوسرے دیشوں میں اپنی آنکھوں سے دیکھے اُن کا مفصل ذکر اپنی کتاب "پرتھوی پردکشنا" میں لکھا ہے جو اب بھی پندرہ یا بیس روپے میں گیان منڈل بنارس سے مل سکتی ہے۔ اسمیں اُنہوں نے دوسرے دیشوں میں شو بھگتی کا جو سروپ لکھا ہے۔ اُس کا نمونہ یہ ہے :-

لندن - میں چند برس ہوئے لاکھوں کی لاگت سے ایک شوالہ بنا دیا گیا ہے اور ابھی تک موجود ہے۔

افریقہ :- میں لنگ پوجن برابر موجود ہے۔ اس کے دارالخلافہ نیروبی میں شو جی کے بڑے بڑے شوالے موجود ہیں۔

امریکہ :- کے پرانے شہروں کے کھنڈرات کی کھدائی میں شری گنیش آدی کی مورتیاں برآمد ہو چکی ہیں۔ جس سے ثابت ہے کہ پراچین سمے میں وہاں

بھی شوپوجن کا رواج تھا۔ شری رام و کرشن کے مندر تو اب بھی وہاں موجود ہیں۔

مصر:- میں اسی رس اور آنی سس نام کے لنگوں کا پوجن ہوتا ہے۔ اسی رس کی مورتی شوجی کی طرح گلے میں سانپ۔ ہاتھ میں ترشول اور شیر کی کھال پہنے ہوئے ہے۔

سکاٹ لینڈ:- کے گلاسگو شہر میں ایک سوَرن جڑت لنگ ہے۔

روم آسیریا:- میں تین سو ہاتھ کا شولنگ ہے۔

اسی طرح یونان۔ اٹلی۔ شام۔ عرب۔ یہودی دیش۔ ناروے۔ سویڈن سماٹرا۔ جاوا۔ جاپان۔ لنکا اور سائبیریا آدی ممالک میں شولنگ کی مورتیاں کسی نہ کسی روپ میں برابر براجمان ہیں۔

پُتر:- آہا۔ آہا۔ دھنیہ ہو پتاجی۔ آپ نے تو کمال کر دکھایا۔ وید شاستروں میں شومہما کے اشارے اور سنسار بھر میں شوبھگتی کے نظارے صاف بتا رہے ہیں کہ شوجی مہاراج کی بھگتی سے محروم رہنا اس دُرلبھ منش جنم کو اکارتھ گنوانا ہے۔ سچ ہے۔ آج ہم ایشور بھگتی سے مُنہ موڑے ہوئے ہیں۔ تبھی تو مہا دُکھی ہو رہے ہیں۔ قتل و غارت کے مناظر۔ پانی کی تباہی۔ بھونچال کے زلزلے۔ بھوک کی سسکیاں۔ افلاس و غریبی کی تنگدستیاں آج کل کے لوگوں کو تباہ کر رہی ہیں۔ پراچین سمے کے لوگ ایشور کی شرن رہتے تھے۔ اور سدا سکھی رہتے تھے۔ اچھا پتا جی۔ اب یہ بتائیں کہ شوجی کی اپنی مورتی کی بجائے گول آکار کے شولنگ کی پوجا کیوں کی جاتی ہے؟

پتا:- بیٹا سرشٹی کی اُتپتی میں جب وشنو کی نابھی سے کنول پھول اُتپن ہوا اور

اس سے پربرہما جی اُتپن ہوئے۔ تو ایک دن دونوں کا ملاپ ہونے پر یہ جھگڑا
ہو گیا۔ کہ ہم دونوں میں کون بڑا ہے۔ جب کوئی فیصلہ نہ ہو سکا تو
اُن دونوں کے سامنے ایک سورن رنگ کا چمکتا ہوا ایک ستون سا
اُتپن ہوا۔ جس سے شوجی مہاراج پرگھٹ ہوئے اور اُن وشنو اور
برہما کو سمجھایا کہ ہم تینوں ہی نرا کار برہم کے ساکار سروپ ہیں اور ایک
دوسرے کے برابر ہیں۔ ہم میں کوئی بھید نہیں۔ بس اُسی دن سے اُس
ستون کی مورتی کو ہی شوجی کی مورتی مان کر پوجا میں لایا گیا۔ دیکھئے
یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۲ میں۔ اُسی سورن مئی ستون کو دیوت
پرش اور جیوتی لنگ کہا ہے۔ منوسمرتی ادھیائے ۱ منتر ۱۰ میں اُسے
سورن مئی انڈہ لکھا ہے۔ اسیطرح اسلامی دہرم میں اُسی ستون کو
خدائی نور۔ عیسائی دہرم میں اُجالا۔ سائنس دانوں نے اُس کا نام
چمکیلی گیس رکھا ہے۔

پُتر :- پتاجی ایک پتھر کی مورتی سے ایشور کی پوجا و پراپتی کیسے ممکن کہی جا
سکتی ہے؟

پتا :- بیٹا۔ بس یہی نقطہ سمجھ لینے پر تُم ایشور کو سمجھ سکو گے۔ غور سے سمجھو
کہ جب دُنیا کے تمام مذاہب ایشور کو سرو ویاپک (حاضر ناظر) کہہ کر یہ
دعوے کرتے ہیں کہ پرماتما ہر جگہ موجود ہے۔ ریت کا ذرہ بھی اُس سے
خالی نہیں۔ تو تم ہی بتاؤ کہ جب ریت کے ذرّے میں بھی ایشور ہے
تو کیا اُس پتھر کی مورتی میں نہیں۔ ماننا پڑے گا۔ کہ ہے۔ تو اگر کسی
انسان کو دھنے بھگت کی طرح یہی نسچہ ہے کہ یہ مورتی ہی ایشور کی مورتی
ہے اور وُہ ... کی پوجا کرتا ہے تو کیا اُس کی پرارتھنا

بھگوان نہ سُنیں گے۔ پھر شام وید (۹-۸-۴-۱) میں صاف آگیا ہے
کہ ہے انسانوں! میری پُوجا کرو اور سنسار کے پدارتھوں میں میری پُوجا
کرو۔ اسلئے وشواس اور شردھا کرکے جہاں اور جسطرح بھی چاہو۔
ایشور کی پُوجا کر سکتے ہو۔ بھگتی تو وشواس اور شردھا کا نام ہے۔ جس کا
وشواس پختہ ہے وہ پتھر کی مُورتی سے بھی ایشور کو پالیتا ہے۔ جیسے دھنا
بھگت۔ شری نامدیو۔ اور مہرشی مارکنڈے جی کے اتہاس تو تم نے سُنے
ہی ہوں گے۔ بیٹیا ایشور بھگت بھگوان کی مُورتی کے سامنے یہ کبھی نہیں
کہتا۔ کہ ہے پتھر کی مُورتی۔ میرا کلیان کرو۔ بلکہ وہ وہاں نانا پرکار کے استوتروں
بھجنوں، منتروں دوارا ایشور کو ہی پکارتا ہے۔ اور مُورتی دوارا ایشور
پُوجن کا طریقہ کسی مکان میں آنکھیں مُوند کر۔ جنگل یا ندی کے کنارے بیٹھ کر
زبان سے رام رام۔ اوم اوم یا خدا خدا کہنے سے زیادہ آسان اور جلدی
پھل کے دینے والا ہے۔ کیونکہ انسان کا من بڑا چنچل ہے۔ وہ ایک لمحہ کے لئے
بھی ایکاگر نہیں ہوتا۔ مگر مُورتی کے سامنے وہ کئی منٹوں تک بھگوان کے
منموہنے رُوپ اور اُن کے ادبھُت شرنگار کی لگن میں اُلجھا ہوا استوتروں
کے پریم میں رنگا ہُوا اتنا مست ہو جاتا ہے کہ اُسے اپنے آپ کی خبر نہیں
رہتی۔ بیٹیا۔ مُورتی دوارا ایشور کا پُوجن تو بزرگوں نے ہمارے چنچل من کو
ایکاگر کرنے کا ایک سادھن بنا رکھا ہے۔ جیسے پہلی جماعت کے بچّوں کے لئے
ا۔ ب کا قاعدہ ہے جس سے وہ ا ب آدی اکشروں کی پہچان کر کے ودّیا
پراپتی کرتے ہیں دوسرے طریقہ سے نہیں۔ اس طرح مُورتی دوارا ابھیاس
کرنے سے جب من ایکاگر ہو جائے تو مُورتی کی ضرورت نہیں رہتی۔

پُتر:- ہاں پتا جی۔ یہ تو سچ ہے اور پرماتما میں من لگانے کا سب سے آسان

طریقہ ہے۔ جب پرماتما ہر جگہ موجود ہے تو مندر میں بھی ضرور ہونا چاہیئے اگر جنگل میں ہے۔ اور مندر میں نہیں تو وہ سرو دیاپک نہیں ہو سکتا۔ مگر پتاجی لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہندو لوگوں نے ایک ایشور کی بجائے کئی ایشور بنا رکھے ہیں۔ یہ وحدانیت نہیں شرکت ہے۔

پتا:- بیٹیا یہ اُن لوگوں کی دماغی اور علمی کمزوری ہے۔ اگر ایشور یا خدا ایک ہے تو اُس کے ہر مذہب میں انیک نام کیوں؟ کوئی رام کہتا ہے۔ کوئی رحیم۔ کوئی اللہ کوئی خدا۔ کوئی کرشن۔ کوئی واہگورو۔ کوئی ایشور کوئی پرماتما۔ یہ کیوں؟ کیوں نہیں ساری سنسار اس کا ایک نام ہی سمرن کرتی جس کا جواب اُن کے پاس یہ ہے کہ خدا تو ایک ہے۔ پرنتو اُس کے صفاتی نام انیک ہیں۔ جو مختلف زبانوں میں مختلف ہیں۔ اگر اُن کا یہ جواب صحیح ہے کہ ایک خدا کے انیک نام ہو سکتے ہیں تو ہندوؤں کا یہ جواب بھی درست ہے کہ اگر ایک ایشور کے انیک نام ہو سکتے ہیں تو ایک ایشور کے انیک رُوپ بھی ہو سکتے ہیں۔ ہندوؤں کی پوجا کی یہ انیک مورتیاں اُسی نراکار ایشور کی ساکار شکتیاں ہیں اور اگر کوئی یہ کہے کہ ایشور نراکار یعنی غیر مجسم ہے۔ وہ ساکار مجسم نہیں ہو سکتا تو یہ سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔ کیونکہ ایشور کو ہر مذہب میں سرو شکتی مان کہا ہے۔ اگر ایشور میں ساکار رُوپ دھارن کرنے کی شکتی نہیں تو وہ سرو شکتی مان نہیں کہلا سکتے۔ اسی طرح جب بھگتوں نے ایشور بھگتی میں اپنے پرانوں کی بازی لگا کر اُن کا ساکار رُوپ میں درشن پایا۔ بس ایشور کے اُسی ساکار رُوپ کی مورتی بنا کر دوسروں نے بھی اسی سے پریم بڑھایا۔ جس طرح انیک راستوں سے آتی ہوئی ندیاں سمندر میں مل جاتی ہیں۔ اسی طرح ایشور

کے نراکار۔ ساکار۔ اتھوا اس کی شکتی رُوپوں دوارا جگتی کرنیوالوں کا صرف اُسی ایک سروشکتی مان۔ سرو دیاپک اُور سروگیہ پار برہم کی ہی پراپتی کا مکھیہ لکش ہوتا ہے۔

پتر:۔ بہت خوب پتا جی۔ آپ نے تو وہ دقیق مسئلہ میرے ذہن نشین کیا جو آج تک کوئی نہ کر سکا۔ خیر اب یہ بتایئے کہ بعض لوگ شِولنگ کا مذاق کیوں اُڑاتے ہیں۔ کہ یہ شوجی کی اشلیل اندریہ کا نام ہے۔ ذرا اس کی بابت مفصل بیان کیجیے۔

پتا:۔ بیٹا کیا پاگلوں کے سروں پر کوئی سینگ ہوتے ہیں۔ شِولنگ کی اُتپتی کا ذکر تو اُوپر کیا جا چکا ہے جس کا نام دُوسرے مذاہب نے بھی نُور۔ اُجالا، یا چمکیلی گیس بتایا ہے۔ اور تجربہ دید نے بھی اسے جیوتی لنگ کا نام دیا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ بھارت ورش میں مُورتی دوارا ایشور کی پراپتی کرنیوالے سناتن دھرمیوں کی تعداد کروڑوں کی ہے۔ اور جو نیا مت نکلتا ہے اُسے اپنی تعداد بڑھانے کے لیئے ان سناتن دھرمیوں پر ہی نظر پڑتی ہے۔ مگر جب تک وہ سناتن دھرم کی نندا نہ کریں بھولے بھالے سناتن دھرمیوں کو اپنے جال میں پھنسا نہیں سکتے۔ اسلیئے وہ اپنا سبز باغ دکھلا کر اور سناتن دھرم کی نندا کر اپنا اُلو سیدھا کرتے ہیں۔ اسلیئے وہ شو بھگتی سے نفرت دلانے کے لیئے شوجی کی مُورتی شولنگ کو بیہودہ شبدوں میں یاد کر نرک کے بھاگی بنتے ہیں۔ جیسے ہندو کے معنی پاپوں سے دُور رہنے والے وِدوان کے ہیں مگر نفرت دلانے والے ہندو کے معنی چور اور ڈاکو بتا کر انہیں اپنے مت میں جذب کرنا چاہتے ہیں اسی طرح لنگ کے معنی چن[illegible] نشان کے ہیں نہ کہ اشلیل اندریہ کے نہیں۔

اُور نہ ہی کسی گرنتھ میں ایسا لکھا ہے۔ بھلا اُن بھلے مانسوں سے پوچھا
جائے۔ کہ بھائی اگر شولنگ کے معنی آپ کے خیال کے مطابق اُپستھ
اندریہ کے ہیں تو کرپا کر بتائیے۔ کہ یجروید میں آئے جیوتی لنگ اور
ویاکرن میں آئے استری لنگ اور نپنسک لنگ کے کیا معنی کرو گے؟
علاوہ ازیں برہ سُوتر میں لنگ آچکا ہے۔ آکاشستہ لنگات۔ لنگ
بھوئیں۔ یوگ درشن میں لنگ پریہ استھانم۔ لنگاتر لنگانی۔ نیائے
درشن میں متولنگ۔ وشیشک درشن میں تدش لنگ۔ یاگولک سمرتی
میں لنگانی برماتما وغیرہ۔ آئے لنگ شبدوں کے کیا ارتھ کروگے؟ مگر
ایسا نہیں۔ لنگ کے معنی چہن یا نشان کے ہیں۔ اِسلئے شولنگ کے معنی ہیں
شوجی کا چہن یا نشان۔ جس کی پُوجا کرنے سے شوجی پرسن ہو پرم کلیان پردان
کرتے ہیں۔

پُتر:۔ پتاجی۔ آپ کے دئے گئے وید شاستروں کے انیک پرمانوں سے یہ
سدھ ہوتا ہے کہ پراچین ہندوؤں کا طرزِ عمل بالکل شاستروں کے
مطابق تھا۔ پرنتو دُربھاگیہ یہ ہے کہ آجکل کے ہندو اپنے دھرم شاستروں
کو نہ پڑھنے کی وجہ سے دوسرے مت متانتروں کے جلسوں میں سُنے سُنائے
اور نفرتاً اور شرارتاً کہے گئے لفظوں کو ہی سُن کر ڈانوا ڈول ہو جاتے ہیں
چنانچہ میں نے بھی ایک جلسے میں کسی لیکچرار کے منہ سے سُنا تھا۔ وہ کہتے
تھے کہ اگر شوجی ایشور ہیں اور شولنگ شوجی کی مورتی ہے تو رات کو
اگر کوئی چوہا شولنگ پر چڑھ کر اُن کی بے عزتی کرے یا اُن پر چڑھائے
ہوئے پدارتھ کھا جائے۔ تو ایشور اُسے اسی وقت سزا کیوں نہیں دے
دیتے چونکہ [illegible] کبھی کوئی [illegible] نہیں پایا [illegible] سِدّھ

ہوتا ہے کہ شوجی کی مورتی بے جان ہونے سے کچھ نہیں کر سکتی۔ وغیرہ وغیرہ؟

پتا:- بیٹا۔ بھگت جنوں کے دلوں میں شو بھگتی سے نفرت پھیلانے کے لئے ایک یہ بھی من گھڑت کہانی بنا رکھی ہے۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ جب ساری دُنیا ایشور چلا رہی ہے اور اُس کو پیدا کرنیوالا۔ پالنے والا اور مارنے والا نشچے کر چکی ہے۔ تو کیا کبھی کسی نے اُس کو کسی کو پیدا کرتے دیکھا۔ کسی کو روٹی پکا کر کھلاتے دیکھا یا ڈنڈا لیکر مارتے دیکھا۔ مگر یہ سب باتیں ایشور کرتا ضرور ہے مگر ظاہرداری کے طور پر نہیں بلکہ اپنے اصول اور نیم کے مطابق۔ ایک چوہا بھی ایشور کا ہی بنایا ہوا جیو ہے۔ گو وہ اپنے کرموں سے چوہا بنا۔ اور وہ ایشور یہ نیم کے انوسار ہی اپنے کرموں کے مطابق چوہے کی جونی میں آیا۔ اور اسی جُون میں اپنے کرموں کا پھل بھوگے گا۔ مگر وہ بحیثیت ایشور کا جیو ہونے سے ایشور کی نظروں میں خاص طور پر بُرا نہیں ہو سکتا۔ جیسے ایک پتا کے چار پُتر ہوں جنمیں ایک لنگڑا اور ایک اندھا ہو۔ تو کیا پتا اُن دونوں سے نفرت کرے گا۔ یا انہیں لنگڑا اور اندھا ہونے کی صورت میں روٹی کپڑا نہیں دے گا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ پتا اُن پر زیادہ رحم دلی سے پیش آئے گا۔ اسطرح وہ دیالو پتا پرماتما چوہے کی بھی اسی طرح پالنا کریں گے جسطرح ایک منش کی کرتے ہیں۔ اگر اُس نے حیوانی حالت میں ہونے سے اگیان وش مندر کا بھوگ کھا لیا تو وہ سزا کا پاتر نہیں۔ اور اگر یہی سمجھ لیں کہ چوہا ضرور سزا کا پاتر ہے۔ اُس نے یہ بُرا کرم کیا تو جس پرکار ایک پاپی ہر روز انیک پاپ کرنے پر بھی ایشور سے اُسی

وقت سزا نہیں پاتا۔ بلکہ ایشور یہ نیم کے مطابق مقررہ کردہ وقت پر سزا پاتا ہے۔ اسی طرح اُس چوہے کو بھی وقت پر ہی سزا ملے گی۔ پہلے نہیں۔ ایسا کرنا ایشور یہ نیم کے سراسر خلاف ہوگا۔ کہ منش کو تو سزا وقت پر ملے۔ اور چوہے کو اُسی وقت۔ ایشور یہ نیم کو چھوڑ کر اگر سنساری نیم پر بھی غور کیا جائے۔ تو ملک کی سرکار کا حکم ہے۔ کہ قتل کرنے والے کو پھانسی کی سزا دی جائے۔ مگر وہ سامنے قتل کرنے والے کو اُسی وقت سزا نہیں دے سکتی۔ سال بھر مقدمہ چلے۔ سیشن سپرد ہو۔ سزا ملے۔ ہائی کورٹ اپیل خارج ہو تو پریوی کونسل تک کئی سال لگ جاتے ہیں۔ تب اُس قاتل کو پھانسی کی سزا ملتی ہے۔ بھلا بیٹا۔ ایسے سوال کرنے والوں سے کوئی من چلا ناستک اُن کے ایشور کو اُسی وقت دس گالیاں سُنا دے تو کیا اُن کا ایشور اُسی جلسے میں گالیاں نکالنے والے ناستک کو مار دے گا۔ ہرگز نہیں۔ ایسا ہی ایشور کی مورتی کا سمجھ لینا چاہیئے۔ بیٹا سب جگت کے پتا پرماتما صرف ایک ہی ہیں جن کے ہر مذہب نے اپنی زبان کے مطابق انیک نام رکھے ہوئے ہیں۔ کوئی اُسے رام کہتا ہے۔ کوئی اللہ۔ کوئی واہگورو تو کوئی خدا۔ مگر دراصل یہ سب نام اُسی ایک ذات پاک پار برہم پرماتما کے ہی ہیں۔ وہ لوگ گنہگار ہیں جو اس اصلیت کو نہ سمجھ کر ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں۔ ہر مذہب کے ہر بزرگ نے جس طریقہ عبادت پر چلکر ایشور کی پراپتی کی۔ اپنے پیروؤں کو وہی طریقہ بتایا۔ گو ایشور کو پانے کے طریقے اور راستے جدا جدا ہیں۔ مگر سب کا لکش۔ گول۔ مدعا۔ مقصد اور آخری درجہ ایک ہی ہے۔ جسے مکتی نجات۔ سدگتی یا نروان پد کہا گیا ہے۔ مگر ان سب طریقوں میں مورتی دوارا ایشور کی پراپتی کا طریقہ سب سے آسان۔ سہل اور اُتم ہے۔ جو آج کل سوائے

ہیں دیکھکر آ رہے ہو ۔ مورتی تو ایک ننھے ابودھ بالک کو بھی اپنی طرف کھینچ لینے کی شکتی رکھتی ہے ۔ بیٹا آج پرماتما کے شو روپ کی ارادھنا کا سب سے بڑا ۔ اُوتم اور مہاں کلیان کاری دن ہے ۔ اسلئے اس شو راتری کے دن شو جی مہاراج کی بھگتی کے نمت برت دھارن کر ساری رات جاگرت رہ اُن کا ودھی پوربک پوجن کرنے سے جگت میں ہر پرکار کا سکھ شانتی اور منگل برستا ہے ۔ شریر اروگ رہتے ہیں ۔ دھن دھانیہ کی پراپتی ہوتی ہے ۔ یش ۔ کیرتی ۔ اور مان بڑھتا ہے ۔ اور انت میں اس پرم پد کی پراپتی ہوتی ہے ۔ جسکو مہرشی مارکنڈے جی نے امر روپ میں پراپت کیا ۔ بیٹا اپنی چت برتیوں کو روک کر جیو آتما کا پرماتما کے ساتھ یوگ کرنے کا نام شو پوجن ہے ۔ آج شو راتری ہے ۔ مندر میں جاؤ ۔ یدی سنسکرت شلوکوں دوارا پوجن نہ کر سکو ۔ تو ساری رات پرم پوتر ۔ مہا کلیان کاری ۔ شو جی کے پرم پیارے اور جلدی پھل دینے والے مہا منتر اوم نمہ شوائے کا پریم سے جاپ کرتے رہو ۔ سدا سکھی رہتے ہوئے پرم کلیان کو پراپت ہو جاؤ گے ۔ بولو بھولے بھنڈاری شو جی مہاراج کی جے ۔

اوم شم

منڈل کی سہولتیں

(مفصل پھر)

# رام نومی کے سواگت کی تیاری کریں

## نیز مان پتر اور تمغہ ـــ مُفت حاصل کریں

پار برہم پرماتما کے شری رام رُوپ میں اوتار دھارن کرنے کا شُبھ دِن ۱۵ اپریل ۱۹۵۱ء کو آرہا ہے جس پوتر اُتسو پر منڈل اپنا ایک باتصویر ہندی اُردو سُندر پشپ شائع کر عام جگت کی مُفت بھینٹ کرے گا۔ جو نانا پرکار کے وچتر چترون لیکھوں اور کوتاؤں سے سُشوبھت ہوگا۔ اسلئے لیکھک و کوی سجّن اپنے مختصر لیکھ و کوتائیں بھیجکر اُسے منورنجک بنانے کی کرپا کریں۔ پرنتو جو دانی سجّن۔ سبھائیں دَل یا سکُولوں و پاٹھشالاؤں کے ادھیکاری صاحبان اس تحفہ کو رام نومی کے دِن مُفت بانٹ کر لوک اور پرلوک میں یش لینا چاہیں وہ منڈل سے خط وکتابت کریں۔ اور جو سجّن رام نومی پر دان دیکر یا اپنے اشٹ متروں سے دان اکٹھا کر منڈل کی ادھک سہائتا کرینگے اُنہیں مان پتر و تمغہ مُفت دیا جائے گا۔

**سہائیتا** :- شری پنڈت تلسی داس جی پریم لہر جھوبا نے تیسری بار ۵ روپے منڈل کی سہائیتا کے لئے بھیجے ہیں۔ دھنباد۔

**ودھائی** :- (۱) منڈل کے سہائیک شری کنور پران ناتھ جی کا شُبھ وِواہ ہُوا ہے۔ مُبارک بہت بہت ودھائی ہو۔ (۲) بھگوان نے شری دُرگا داس جی بھنڈاری بک سیلر دُرگیانہ کے گھر پُتر دیا ہے۔ بالک چرنجیو ہو اور بزرگوں کو ودھائی ہو۔

**منگنی** :- شری پنڈت لکشمی دت جی کتھا واچک دُرگیانہ کے سُپتر کی منگنی دُھوم دھام سے ہُوئی۔ مُبارک ہو۔

**دھنباد** :- شری پنڈت بخشی رام جی گوتم ایڈیٹر کلیان تو [illegible] راجپند جی

ڈوگرہ پنجاب نیشنل بنک منڈل کے سہایک بنانے میں سرگرم ہیں۔

دھنیاواد۔

## امرتسر کے لاکھوں پتی دان بیر

شری دھرم بیر سیٹھ سنت رام جی اگروال مالک شری کرپا رام انیڈ سنز کٹڑہ اہلووالیاں نے منڈل کی دھرم سیوا سے پرسّن ہو اسے پانچ روپے ماہوار کی سہایتا دینی قبول کی ہے۔ جس کے لئے منڈل آپ کی دیالتا کا دلی دھنیاواد کرتا ہوا بھگوان سے آپ کی آیو۔ دھرم۔ پریم اور دھن کی بردھی کی پرارتھنا کرتا ہے۔ سیٹھ جی کے لاکھوں روپے کے جگت اپکار کی نسبت پھر لکھا جائے گا۔ آشا ہے کہ شہر کے دوسرے سیٹھ ساہوکار بھی منڈل کی اس پرکار سہایتا کر کے یش کو پراپت کریں گے۔

(منتری)

## یہ کس کا مہان اپکار ہے؟

مفت دھرم پرچار منڈل امرتسر نے ہر ماہ نئے سے نئے ہندی اردو ٹریکٹوں دوارا اس وقت تک جو لگ بھگ ایک لاکھ سجنوں میں دھرم پرچار کیا ہے یہ سب اُن دان بیروں کی کرپالتا کا پرتاپ ہے کہ جن کے شبھ نام باری باری ٹریکٹوں پر شایع ہو رہے ہیں۔ ہم منڈل کے تمام سہایک سجنوں کا دھنیاواد کرتے ہوئے بھگوان سے اُن کی آیو۔ دھرم پریم اور دھن کی بردھی کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اسی پرکار دھرم سیوا میں لگیں رہیں۔ نیز دوسرے سجنوں سے بھی پرارتھنا ہے۔ کہ وہ بھی منڈل کے سہایک بن کر اس دھرم پرچار روپی مہا یگیہ میں پنیہ کے بھاگی بنیں۔

[illegible]